13735 ـ ویزا اور سامبا کریڈٹ کارڈ

سوال

، اور اگر یہ کارڈ گولڈن ہو تو اس کی قیمت (548) ریال ہے اور اگر سلور ہو تو اس کی قیمت (245) ریال ہے جو اس کارڈ کو حاصل کرنے والے نے سالانہ فیس کی مد میں بنک کو ادا کرنا ہوتی ہے.
اور اس کارڈ کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ جس کے پاس یہ کارڈ ہو وہ بنک کی شاخوں سے بطور ادھار جتنی رقم چاہے نکلوا سکتا ہے، اور یہ رقم زیادہ سے زیادہ چوپن (54) یوم کے اندر ادا کرنی ہوتی ہے، اور اگر نکلوائی گئی یہ ادھار رقم مقررہ مدت کے اندر ادا نہ کی جائے تو بنک نکلوائی گئی ادھار رقم کے ہر سو ریال پر فائدہ لیتا ہے جو ایک ریال اور پچانوے ہللے (1.95) ہے، اور اسی طرح بنک کارڈ ہولڈر سے ہر بار نقد رقم نکلوانے کی فیس ہر سو ریال نکلوانے پر (3.5) ریال لیتا ہے، یا پھر ہر نقد رقم نکلوانے پر زیادہ سے زیادہ (45) ریال لیتے ہیں.
اور کارڈ ہولڈر ان مارکیٹوں سے جو اس بنک کے ساتھ لین دین کرتے ہیں بغیر کسی نقد رقم کے ادا کیے خریداری کر سکتا ہے، اور یہ خریداری اس پر بنک کا ادھار ہو گا، اور جب وہ خریداری کی قیمت کی ادائیگی چوپن یوم سے تاخیر کر دے تو بنک کارڈ ہولڈر سے اس خریداری کے ہر سو ریال پر (1.95) ریال فائدہ لیتے ہیں .
لہذا اس کارڈ کے استعمال کا حکم کیا ہے؟ اور اس بنک کے ساتھ اس کارڈ سے استفادہ کرنے کے لیے سالانہ اشتراک کرنا کیسا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال مستقل فتوی کیمٹی کے سامنے پیش کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

اگر تو اس کارڈ (سامبا ویزا) کا حال یہی ہے جیسا بیان کیا گیا ہے تو سودی کاروبار کرنے والوں کی جانب سے یہ ایک نئی پیشکش اور لوگوں کا ناحق اور حرام طریقہ سے مال کھانا اور انہیں گنہگار کرنا اور ان کی کمائی اور معاملات کو پراگندہ اور خراب کرنا ہے.

اور یہ دور جاہلیت کے سود کے حکم سے خارج نہیں جو شریعت مطہرہ میں حرام ہے (یا تو آپ اس کی ادائیگی کریں یا پھر سود) لہذا اس طرح کے کارڈ جاری کرنے اور ان کے ذریعہ لین دین کرنا جائز نہیں.

اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحتوں کا نزول فرمائے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا کہناتھا:

الجواب:

اس طریقہ پر معاہدہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود ہے اور وہ ویزا کارڈ کی قیمت ہے، نیز اس میں یہ بھی ہے کہ اگر ادائیگی میں تاخیر ہو گئی تو سود لازم کردیا جاتا ہے. اھـ

واللہ اعلم .